روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
پیر 16 اپریل 2012ء 23 جمادی الاول 1433 ہجری 16 شہادت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 88

باپ کی طرح بن جاؤ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابزی بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

تم یتیم کے لئے ایک محبت کرنے والے باپ کی طرح ہو جاؤ۔

(مجمع الزوائد جلد 8 ص 163)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بہت سے آدمی اس دنیا میں ایسے ہیں کہ ان کی زندگی ایک اندھے آدمی کی سی ہے کیونکہ وہ اس بات پر کوئی اطلاع ہی نہیں رکھتے کہ وہ گناہ کرتے ہیں یا گناہ کسے کہتے ہیں عوام تو عوام بہت سے عالموں فاضلوں کو بھی پتہ نہیں کہ وہ گناہ کر رہے ہیں حالانکہ وہ بعض گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور کرتے رہتے ہیں۔ گناہوں کا علم جب تک نہ ہو اور پھر انسان ان سے بچنے کی فکر نہ کرے تو اس زندگی سے کوئی فائدہ نہ اس کو ہوتا ہے اور نہ دوسروں کو۔ خواہ سو برس کی عمر بھی کیوں نہ ہو جاوے لیکن جب انسان گناہ پر اطلاع پالے اور ان سے بچے تو وہ زندگی مفید زندگی ہوتی ہے مگر یہ ممکن نہیں ہے جب تک انسان مجاہدہ نہ کرے اور اپنے حالات اور اخلاق کو ٹٹولتا نہ رہے کیونکہ بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں جیسے غصہ، غضب، کینہ، جوش، ریا، تکبر، حسد وغیرہ یہ سب بداخلاقیاں ہیں جو انسان کو جہنم تک پہنچا دیتی ہیں۔ انہی میں سے ایک گناہ جس کا نام تکبر ہے شیطان نے کیا تھا۔ یہ بھی ایک بدخلقی ہی تھی۔ جیسے لکھا ہے ابیٰ واستکبر (۔) اور پھر اس کا نتیجہ کیا ہوا وہ مردود خلائق ٹھہرا۔ اور ہمیشہ کیلئے لعنتی ہوا۔ مگر یاد رکھو کہ یہ تکبر صرف شیطان ہی میں نہیں ہے بلکہ بہت ہیں جو اپنے غریب بھائیوں پر تکبر کرتے ہیں اور اس طرح پر بہت سی نیکیوں سے محروم رہ جاتے ہیں اور یہ تکبر کئی طرح پر ہوتا ہے کبھی دولت کے سبب سے، کبھی علم کے سبب سے کبھی حسن کے سبب سے اور کبھی نسب کے سبب سے، غرض مختلف صورتوں سے تکبر کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ وہی محرومی ہے اور اسی طرح پر بہت سے برے خلق ہوتے ہیں جن کا انسان کو کوئی علم نہیں ہوتا اس لئے کہ وہ کبھی ان پر غور نہیں کرتا اور نہ فکر کرتا ہے۔ انہیں بداخلاقیوں میں سے ایک غصہ بھی ہے۔ جب انسان اس بداخلاقی میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ دیکھے کہ اس کی نوبت کہاں تک پہنچ جاتی ہے وہ ایک دیوانہ کی طرح ہوتا ہے اس وقت جو اس کے منہ میں آتا ہے کہہ گزرتا ہے اور گالی وغیرہ کی کوئی پروا نہیں کرتا۔ اب دیکھو کہ اسی ایک بداخلاقی کے نتائج کیسے خطرناک ہو جاتے ہیں۔ پھر ایسا ہی ایک حسد ہے کہ انسان کسی کی حالت یا مال و دولت کو دیکھ کر کڑھتا اور جلتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے پاس نہ رہے اس سے بجز اس کے کہ وہ اپنی اخلاقی قوتوں کا خون کرتا ہے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ پھر ایک بداخلاقی بخل کی ہے۔ باوجودیکہ خدا تعالیٰ نے اس کو مقدرت دی ہے مگر یہ انسانوں پر رحم نہیں کرتا۔ ہمسایہ خواہ ننگا ہو بھوکا ہو مگر اس کو اس پر رحم نہیں آتا (۔) حقوق کی پروا نہیں کرتا۔ وہ بجز اس کے کہ دنیا میں مال و دولت جمع کرتا رہے اور کوئی کام دوسروں کی ہمدردی اور آرام کے لئے نہیں رکھتا۔ حالانکہ اگر وہ چاہتا اور کوشش کرتا تو اپنے قویٰ اور دولت سے دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتا تھا۔ مگر وہ اس بات کی فکر نہیں کرتا۔

غرضیکہ طرح طرح کے گناہ ہیں جن سے بچنا ضروری ہے۔ یہ تو موٹے موٹے گناہ ہیں جن کو گناہ ہی نہیں سمجھتا پھر زنا، چوری، خون وغیرہ بھی بڑے بڑے گناہ ہیں اور ہر قسم کے گناہوں سے بچنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 608)

وقف عارضی اور ملازمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ارشاد فرماتے ہیں۔

جو دوست گورنمنٹ یا کسی اور ادارہ کے ملازم ہیں ان کو سال میں کچھ عرصہ کی رخصتوں کا حق ہوتا ہے وہ اپنی رخصتیں اپنے لئے یا اپنوں کیلئے لینے کی بجائے اپنے رب کے لئے حاصل کریں اور انہیں اس منصوبہ کے ماتحت خرچ کریں۔

(الفضل 23 مارچ 1966ء صفحہ 3)

(مرسلہ: نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی)

بنیادی امور داخلہ

مدرسۃ الظفر وقف جدید

1۔ امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا لازمی ہے۔
2۔ داخلہ میٹرک/ ایف اے کے نتیجہ کے بعد ہوگا معین تاریخ کا اعلان کر دیا جائے گا۔ تاہم نتیجہ نکلنے سے قبل درخواست بھجوا دی جائے۔
3۔ میٹرک پاس کیلئے عمر کی حد 20 سال اور ایف اے پاس کیلئے 22 سال ہے۔
4۔ امیدوار اپنی درخواست سادہ کاغذ پر اپنے ہاتھ سے لکھ کر ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ کو بھجوائے۔
5۔ درخواست میں امیدوار کا نام، ولدیت، تاریخ پیدائش، تعلیم (میٹرک/ ایف اے) مکمل پتہ، تصویر پاسپورٹ سائز اور اگر وقف نو ہے تو حوالہ نمبر ضرور تحریر کرے۔
6۔ درخواست مکرم امیر صاحب/صدر صاحب جماعت کی تصدیق اور سفارش سے بھجوائیں۔
8۔ داخلہ کیلئے امیدوار کا تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں پاس ہونا ضروری ہے۔
9۔ امیدوار کی طبی رپورٹ کا تسلی بخش ہونا بھی ضروری ہے۔
10۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبر 047-6212968 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

(نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ)

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

تثلیث کدہ میں وحدانیت کا پیغام

بیت الحمید لاس اینجلس کے پاس ہی ایک چرچ ہے جس کی پادری ایک خاتون ہیں۔ان کا نام Rev. Jan Chase ہے۔یہ اکثر ہماری بیت الذکر میں انٹرفیتھ میٹنگز میں شامل ہوتی ہیں۔اور لجنہ اماء اللہ کی انٹرفیتھ میٹنگز میں بھی اپنی خواتین کے گروپ کے ساتھ شامل ہوتی ہیں۔جب کبھی یہاں کے اخبارات میں ہمارے مضامین شائع ہوتے ہیں تو یہ پادری خاتون انہیں اپنے چرچ کی ویب سائٹ پر بھی شائع کرتی ہیں تاکہ ان کے ممبران کو ہمارے نقطہ نگاہ سے آگاہی ہو۔انہوں نے اس مرتبہ مورخہ 8 جنوری 2012ء کو اپنے چرچ میں ایک انٹرفیتھ میٹنگ کا اہتمام کیا اور ہمیں بھی شامل ہونے کی دعوت دی۔موضوع تھا ''مذہب اور کلچر ایک دوسرے پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں'' موضوع بہت دلچسپ تھا۔خاکسار خدام الاحمدیہ کے چند نوجوانوں اور انصاراللہ کے ساتھ اس میٹنگ میں شامل ہوا۔ہمارا استقبال بڑے پرجوش طریقے سے ہوا۔دیگر حاضرین میں بدھ، عیسائی اور یہودی شامل تھے۔میٹنگ کا آغاز دعا سے ہوا جس کے لیے خاکسار کو دعوت دی گئی کہ آپ قرآن کریم سے کوئی دعا پڑھیں۔خاکسار نے قرآن کریم کی سورہ فاتحہ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔اس کے بعد Rev. Jan Chase نے میٹنگ کا مقصد اور موضوع کے بارے میں تفصیلات بیان کیں اور حالات حاضرہ پر تبصرہ کیا۔پھر انہوں نے ہمارے نوجوانوں سے سوال کیا کہ انہیں اس میٹنگز میں شامل ہونے کے لیے کس بات نے آمادہ کیا ہے اور وہ کیا توقعات لے کر آئے ہیں۔ہمارے نوجوانوں نے بتایا کہ یہ موضوع وقت کی بہت اہم ضرورت ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ آپ لوگوں کا نقطہ نظر بھی معلوم کریں اور عیسائیت کے بارے میں بھی آپ سے معلومات حاصل کریں۔

چرچ والوں نے میز پر چند موم بتیاں رکھی ہوئی تھیں۔ہر ایک کو دعوت دی گئی کہ ایک موم بتی روشن کرتے ہوئے کوئی پیغام دے۔خاکسار نے اپنے ساتھ جانے والے ایک افریقن امریکن بھائی عبدالعلیم سے کہا کہ موم بتی روشن کرتے ہوئے کہو کہ ''خدا ایک ہے۔'' ہمارے ایک نوجوان نے موم بتی روشن کرتے ہوئے کہا ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔'' دوسرے مذہب والوں نے بھی کچھ نہ کچھ کہہ کر موم بتیاں روشن کیں۔اس کے بعد پادری خاتون نے حاضرین کو تقریب کے موضوع پر گفتگو کرنے کی دعوت دی۔اس پر ایک عیسائی نے جو ہماری بیت الذکر میں اپنے لوگوں کے ساتھ کئی دفعہ آچکا ہے اپنی تحریر کردہ دعاؤں کی کتاب پر تبصرہ کیا اور بتایا کہ اس کتاب کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔لیکن مقررہ موضوع پر کوئی بات نہ کی۔اس کے بعد ایک اور عیسائی نے اپنا نقطہ نظر پیش کیا اور زیادہ زور کلچر پر ہی دیا۔پھر بدھ مت کے نمائندہ نے جو تائیوان سے تعلق رکھتے تھے ''محبت'' پر زیادہ زور دیا کہ ہمیں محبت سے پیش آنا چاہئے۔لیکن جیسا کہ عنوان تھا ''مذہب اور کلچر ایک دوسرے پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں'' کے بارے میں کچھ نہ کہا۔ان کے بعد خاتون پادری نے میرا تعارف کراتے ہوئے کہ امام شمشاد احمدیہ کمیونٹی کی بیت الحمید سے تعلق رکھتے ہیں۔

خاکسار نے بتایا کہ مذہب تو خدا کی طرف سے آتا ہے۔اور کلچر انسان خود بناتا ہے۔کلچر میں کمی بیشی حالات کے مطابق ہوتی رہتی ہے۔یہی کلچر جب بگڑ جاتا ہے اور انسان کو خدا سے دور لے جاتا ہے تو خدا اپنی طرف سے ایک نمائندہ رسول یا نبی کے خطاب کے ساتھ بھیجتا ہے۔

خاکسار کے بعد ایک اور عیسائی نے عجیب نقطہ نظر پیش کیا جو موضوع سے متعلق بھی نہیں تھا۔پھر ایک افریقن امریکن عیسائی پادری خاتون نے اپنے اور اپنے خاندان کے بارے میں باتیں پیش کر کے کلچر کی تعریف کی۔لیکن عجیب بات ہے مذہب کے بارے میں کسی نے کچھ نہ پیش کیا۔زیادہ زور کلچر پر ہی دیتے رہے۔

عیسائی ہوں، یہودی ہوں بدھ مت کے پیروکار ہوں یا کسی اور مذہب کے ماننے والے، اب ان میں اور ان کے نوجوانوں میں مذہب سے دلچسپی دیکھنے میں نہیں آتی۔ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ لوگ خصوصاً ان کے نوجوان مذہب سے بیزار نظر آتے ہیں۔ہمارے ساتھ جو ہمارے افریقن امریکن بھائی عبدالعلیم صاحب گئے تھے ان سے جب ایک شخص نے کہا کہ آپ بھی کچھ بتائیں۔تو انہوں نے اپنے احمدی ہونے کی کہانی سنائی۔انہوں نے بیان کیا کہ میں خاندان میں اکیلا احمدی ہوں۔میں نے ایک کیتھولک گھرانے میں آنکھ کھولی۔مگر میں اس وقت بھی تثلیث کا عقیدہ سمجھنے سے قاصر تھا۔اور بعض اوقات چرچ نہ جانے پر مار بھی کھائی لیکن اس کو سمجھنا میرے لیے مشکل تھا۔اور عقل پختہ ہونے پر بھی یہ عقدہ مجھ سے حل نہ ہوا۔پھر میں عیسائیت چھوڑ کر امریکا کی مشہور مسلم آرگنائزیشن Nation of Islam میں شامل ہو گیا۔مگر وہاں بھی میری تسلی نہ ہوئی۔بالآخر خدا نے مجھے احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی۔میرا کلچر میرے مذہب کے تابع ہے اور مجھے احمدیت نے خدا کی عبادت کے تصور اور انسانوں سے ہمدردی کا سبق سکھایا ہے۔

یہ میٹنگ ڈیڑھ گھنٹہ سے زائد جاری رہی۔آخر میں چرچ والوں نے مہمانوں کی چائے اور ماکولات سے تواضع کی جس کے لیے سب نے اپنی جیب سے کچھ نہ کچھ دیا۔ہمیں خدا تعالیٰ نے اس کے تقریب کے ذریعہ چرچ میں توحید الٰہی اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق دی۔ہمارے نوجوانوں نے بھی اس میٹنگ سے بہت کچھ سیکھا۔

قربانیوں کی دوڑ میں آگے نکل گیا

زخموں سے چُور چُور تھا لب پہ گلہ نہ تھا
کیا حوصلہ تھا ماسٹر عبدالقدوس کا

مجرم نہ کہہ سکا وہ کسی بے گناہ کو
بڑھتا ہی جا رہا تھا تشدد کا سلسلہ

پرواہ اپنی جاں کی نہ بہتے لہو کی تھی
پیشِ نظر تھا اس کے فقط عہد بیعت کا

اس نے تو صدق و صبر کی اعلیٰ مثال سے
سفاک قاتلوں کو بھی حیران کر دیا

تھا اس کا جسم قدسی اطاعت سے عطر بیز
قربانیوں کی دوڑ میں آگے نکل گیا

عبدالکریم قدسی

ضرورت اساتذہ

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مجلس نصرت جہاں کو اپنے سکولز کیلئے فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، ریاضی اور شماریات میں ایم۔ایس سی نیز اسلامیات اور انگریزی میں ایم۔اے اساتذہ کی ضرورت ہے۔بی ایڈ یا ایم ایڈ ہوں تو زیادہ مفید ہوں گے۔خدمت کا شوق رکھنے والے مخلصین درج ذیل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں

دفتر مجلس نصرت جہاں تحریک جدید (شرقی ونگ)
ربوہ فون: 0476212967
موبائل: 03327068497

☆☆☆☆☆

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

ط۔ چیمہ

مکرم چوہدری محمود احمد چیمہ صاحب مربی سلسلہ انڈونیشیا

ایک باوفا، صاحب علم، دعاگو، خادم سلسلہ اور عظیم بزرگ

(قسط دوم آخر)

آپ پاکستان واپس آگئے، مگر آپ کا دل انڈونیشین جماعت سے ملنے کے لئے بے قرار رہتا۔ وقف زندگی کی شاید یہی روح ہے کہ اپنے مقصد، اپنی Cause سے اس قدر وابستگی ہو جائے کہ دیگر رشتے اور تعلقات اس کے سامنے قدرے ثانوی حیثیت اختیار کر جائیں۔ آپ کی صحت کی کمزوری کی وجہ سے دوبارہ انڈونیشین جماعت سے ملاقات نہ ہو سکی۔ وفات سے ایک ماہ قبل آپ نے انڈونیشیا جانے کی تیاری مکمل کر لی تھی۔ مگر ان دنوں دل کی تکلیف زیادہ ہو گئی جو جان لیوا ثابت ہوئی۔

آپ کی وفات پر مکرم امیر صاحب انڈونیشیا کی طرف سے آمدہ فیکس بنام محترم وکیل التبشیر صاحب میں افسوس کا اظہار کیا گیا اور لکھا کہ

مکرم محمود احمد چیمہ صاحب کا نام انڈونیشین جماعت مشکل سے بھلا پائے گی۔ کیونکہ اس قدر نافع الناس وجود نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی 31 (اکتیس) برس تک بہت خدمت کی ہے۔ بحیثیت مربی، امیر جماعت اور رئیس دعوت الی اللہ کے علاوہ آخر میں جامعہ احمدیہ انڈونیشیا کے پرنسپل کے طور خدمات انجام دیں۔ ہم ان کی کمی کو شدت سے محسوس کریں گے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی تمام خدمات کو قبول فرمائے اور ان سے راضی ہو اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے''۔ (آمین)

والد صاحب انڈونیشیا سے آنے والے افراد کو گھر مدعو کرتے۔ بیرون ملک ہوتے ہوئے بھی ربوہ آنے والے انڈونیشینز کی دعوت کے لئے کہتے۔ انڈونیشیا کی موجودہ دو تین نسلیں واقعی آپ کو بھلا نہ پائیں گی۔ قادیان کے جلسے پر انڈونیشین خواتین سے میں نے اپنا تعارف کروایا تو والد صاحب کے حوالے سے انہوں نے نہایت عقیدت اور محبت کا اظہار کیا۔ والد صاحب کی وفات پر انڈونیشین جماعت کا ہماری فیملی کے ساتھ اظہار تعزیت ان الفاظ میں تھا۔

''مرحوم انتہائی سادہ، ملنسار، فرض شناس اور دعا گو شخصیت تھے۔ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے تمام افراد کے دکھ درد اور خوشی میں باقاعدہ شامل ہوتے تھے۔ وہ ہم سب کے لئے ایک باپ کی طرح تھے اور ساری جماعت بھی ان سے اسی طرح پیار کرتی تھی۔ یہ خبر سن کر ہر دل دکھی اور افسردہ ہوا ہے لیکن

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر''

سیرت و عادات

محترم والد صاحب طبعاً سادہ مزاج تھے۔ خاموش طبع، منکسر المزاج، نرم خو اور گہرے عارفانہ مزاج کے مالک تھے۔ عبادت گزار اور دعاؤں اور ذکر الٰہی میں ہر لحظہ مشغول رہنے والے۔ ہم نے آپ کو بے تکلفی سے دنیاداری کی باتیں کرتے کبھی نہیں سنا۔ والد صاحب اپنے والدین کی اکلوتی نرینہ اولاد تھے۔ خدا کے فضل سے صاحب جائیداد تھے۔ مگر دنیاوی خواہشات کی طرف آپ کی طبیعت مائل نہ تھی۔ اپنی وفات سے تقریباً بیس سال قبل اپنی تمام جائیداد بچیوں کے نام کر دی۔ اپنی ضروریات اس قدر محدود تھیں کہ آپ کو زیادہ رقم کی ضرورت ہی نہ پیش آتی۔ مثال کے طور پر آپ کے پاس بوٹوں کا ایک جوڑا تھا۔ بیت الذکر میں نماز پڑھنے جاتے مسلسل استعمال کی وجہ سے بوٹ کھلے ہو گئے تھے اور پاؤں باہر آ جاتا مگر نئے بوٹ لینے کا ہمارا اصرار انکار میں بدل جاتا۔ کپڑوں کے معاملے میں بھی سادگی پسند تھے۔ آپ ہمیں چند سوٹوں کے علاوہ نئے کپڑے بنانے کی اجازت نہ دیتے تھے۔ اس معاملے میں وہ مکمل طور پر حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کے نقش قدم کی پیروی کرتے۔ آپ چوہدری صاحب کی شخصیت سے بہت متاثر تھے۔ چنانچہ آپ کی خوابوں کی ڈائری جس میں 1950ء تا 2009ء تک دیکھی جانے والی ساری خوابوں کا اندراج تاریخ اور سن کے ساتھ ہے۔ اس ڈائری کو پڑھنے کے بعد مجھے دو باتیں کثرت سے نمایاں نظر آئیں۔ ایک تو بار بار خوابوں میں چوہدری صاحب سے ملاقات اور دوسرا بار بار آپ کو جنت کی خوشخبری دی گئی تھی۔ باوجود صاحب جائیداد ہونے کے سادگی و قناعت کا یہ حال تھا کہ ایک سوئی دھاگہ جو کبھی ٹانکہ لگانے کے لئے استعمال کرتے، بتاتے تھے کہ یہ 1962ء میں جرمنی سے لی تھی۔ دنیاوی اشیاء کی محبت سے دل خالی تھا۔ چنانچہ انڈونیشیا سے پاکستان آتے تو انڈونیشین لوگ بہت زیادہ تعداد میں تحائف دیتے مگر آپ کا نقطہ نظر یہ تھا کہ انڈونیشین جماعت میں زیادہ مستحقین ہیں اس لئے تمام تحائف مختلف لوگوں میں تقسیم کر دیتے۔ آخری مرتبہ جب پاکستان آئے تو وہاں کے افراد جماعت نے کچھ رقم آپ کو تحفہ میں دی۔ آپ نے پاکستان آکر ساری رقم نظارت مال میں جمع کروادی۔ اظہار یہ ہوتا تھا کہ جماعت کے لوگوں کی طرف سے دی گئی ایک سوئی بھی میرے لئے جائز نہیں۔

آپ اپنی ذات کے لئے تو بہت قناعت پسند تھے مگر دوسروں کے لئے سخی اور کھلے دل کے مالک تھے۔ غرباء کی خفیہ مدد کرتے۔ کسی بھی ضرورت مند کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے۔

آپ زمانہ طالب علمی سے موصی تھے اور چندوں میں بہت باقاعدہ۔ آپ نے لسٹیں بنائی ہوئی تھیں جن میں حضرت محمد ﷺ، خلفائے راشدین، حضرت مسیح موعود، رفقاء اور پھر اپنے خاندان کے بزرگوں کو شامل کر کے سب کے نام کا چندہ ادا کرتے۔ والد صاحب ایک مسافر کی مانند زندگی بسر کرتے رہے۔ ہر وقت اپنے رب کے پاس جانے کے لئے تیار رہتے۔ خدا کے ساتھ اپنا معاملہ صاف رکھنے کی کوشش کرتے۔ چنانچہ ربوہ میں ایک دس مرلہ کا پلاٹ آپ کے والد صاحب نے آپ کے نام کا خریدا تھا۔ بعد میں نہ جانے کہاں سے آپ کو خبر ہوئی کہ یہ چچا صاحب کے لئے خریدنے کی نیت تھی۔ چچا کا کہنا تھا کہ ایسی کوئی بات نہیں مگر پلاٹ فروخت ہونے پر اس کی قیمت زبردستی چچا کو بھجوادی۔ یہ تقویٰ کی باریک راہیں ہیں جن پر راہ حق کے مسافر قدم دھرتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو
اس یار کے لئے رہ عشرت کو چھوڑ دو
اس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو

حضرت مسیح موعود نے روحانی تبدیلی اپنے رفقاء اور بعد میں آنے والے افراد جماعت میں پیدا کی، میرے والد صاحب بھی حضور کے اس روحانی ورثے سے فیض یاب تھے۔ میں نے والد صاحب کے ساتھ ان کی زندگی کے آخری آٹھ سال گزارے۔ میں نے آپ کو نہایت عبادت گزار اور خدا تعالیٰ کی محبت میں گم پایا۔ ہمارے ساتھ رہتے ہوئے بھی یوں محسوس ہوتا تھا کہ وہ ہمارے ساتھ نہیں رہ رہے۔ ان کی تمام تر ترجیحات کا مرکزی نقطہ خدا کی ذات تھی۔ شاید یہ انداز فکر وقف کی قربانی کا انعام تھا۔ میرا قلم شاید ان کی عبادت کا معیار بیان نہ کر سکے مگر یہ ضرور بتانا چاہوں گی کہ عبادت کے بلند معیار کا وصف آپ کو اپنے ننھیال کی طرف سے وراثت میں ملا ہے۔ آپ کے نانا چوہدری مولا بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اور پھر ماموں اور ممانی خدا تعالیٰ سے گہرا تعلق رکھنے والے اور عبادت گزار تھے۔ آپ کے ماموں چوہدری ہدایت اللہ ڈھینڈسہ چک 35 جنوبی غیر معمولی عبادت گزار اور حقیقی معنوں میں بیوت الذکر آباد کرنے والوں میں سے تھے اور والد صاحب کا ماموں اور ممانی سے بہت محبت اور عقیدت کا تعلق ہے۔ ہمیں ہمیشہ توجہ دلاتے کہ ان کو دعا کے لئے درخواست کیا کرو۔ میرے یہ بتانے کا مقصد یہ ہے کہ نیکی اور روحانی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی عبادات کے معیار کو بہتر بنائیں تو یقیناً اس کا اثر ہمارے بچوں کے علاوہ رشتہ دار بچوں اور عزیز و اقارب کی اولادوں پر بھی پڑے گا۔ والد صاحب کی روحانی ترقی میں ان بچپن کی تربیت اور خاندانی ماحول کا اثر موجود تھا۔ والد صاحب کی زندگی میں تو ہمارے گھر رات نہیں ہوتی تھی۔ ہم گھر والے سونے کے لئے لیٹتے تو آپ کی بیداری کا وقت ہو جاتا۔ چونکہ بہت خاموش طبع تھے، اس لئے کم اور آہستہ بات کرتے۔ اکثر لکھ کر بات کرتے۔ مگر ساری رات ان کے کمرے سے اونچی آواز میں تلاوت کی آواز آتی رہتی۔

وقت کی پابندی سختی سے کرتے تھے۔ جو کام ایک بجے کرنا ہے اس کو ایک بج کر پانچ منٹ پر نہیں کرتے تھے۔ اس لئے ہر نماز سے پندرہ منٹ قبل بیت الذکر میں پہنچ جاتے تھے۔ 14 جولائی 2009ء کو آپ کا انتقال ہوا اور خدا کے فضل سے 13 جولائی کو بھی آپ نے تمام نمازیں بیت الذکر میں ادا کیں۔ طبیعت کی خرابی اور کمزوری کسی حال میں بھی نماز گھر نہیں پڑھتے تھے۔ جب ہم کمزوری یا بیماری کی وجہ سے گھر نماز پڑھنے کے لئے کہتے تو یہ بات نہیں مانتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ مجھے 5 منٹ بیت الذکر میں جانے اور 5 منٹ واپسی میں لگتے ہیں اور اس طرح میری دن میں 50 منٹ کی سیر بھی ہو جاتی ہے۔ میں جب آپ کے کمرے کے پاس سے گزرتی، آپ کو چاشت، اشراق کی نماز پڑھتے یا نوافل پڑھتے ہوئے پاتی۔ باجماعت نماز کے اس قدر پابند تھے کہ بیرون ملک سے ربوہ رات کو پہنچتے تو فجر کی نماز بیت الذکر میں ادا کرنے جاتے اور سفر کی تھکن باجماعت نماز کی راہ میں کبھی بھی حائل نہ ہوتی۔ والد صاحب مطالعہ کرنے اور لکھنے کے بے حد شوقین تھے۔ کمرے

میں صرف دو چیزیں نظر آتی تھیں، کتابیں یا دوائیاں۔ آخری برس میں باوجود ریٹائرمنٹ کے دعوت الی اللہ کرتے رہتے تھے۔ اگر آپ محسوس کرتے تھے کہ کوئی غیر از جماعت بحث نہیں کرنا چاہ رہا تو اسے لکھ کر ضروری مسائل اور ان کے جواب فائل کی شکل میں دے دیتے اور اس سے درخواست کرتے کہ ان کو یاد سے پڑھ لے۔

لوڈ شیڈنگ میں بھی والد صاحب کی روٹین میں فرق نہیں آتا تھا۔ مطالعہ کو گرمی کی شدت میں بھی جاری رکھتے۔ سخت گرمی میں گیس لیمپ جلا کر Magnified Glass لگا کر پڑھنے لکھنے میں مصروف رہتے۔ بچے حیرت سے دیکھ کر کہتے کہ لگتا ہے صبح نانا ابو کا پرچہ (Exam) ہے۔ نہ ٹی وی دیکھتے اور نہ ریڈیو کی ان کو کوئی ضرورت تھی۔ بس یوں محسوس ہوتا تھا کہ ان کی الگ ہی دنیا ہے جس کا مرکز محور بس خدا ہے۔

ابا جان کو قرآن کا وسیع علم تھا۔ آپ گہرا مطالعہ اس حوالے سے کرتے۔ قرآن کے ہر صفحہ کے ساتھ ایک سفید کاغذ لگوا کر جلد کروائی ہوتی اور اس پر ضروری نوٹس لکھتے۔ جب دعوت الی اللہ کے دوران غیر از جماعت کو قرآن کے حوالہ سے مسائل سمجھا رہے ہوتے تو بیان کرنے میں اتنی روانی ہوتی کہ محسوس ہوتا تھا کہ دریا بہہ رہا ہے اور اس کے راستے میں کوئی روک نہیں۔

آپ کو اکثر سچے خواب آتے۔ اپنے ہر خواب کو تحریر کرتے اور آپ کی ڈائری میں سن کے ساتھ خوابوں کا اندراج ہے۔ 1975ء میں آپ نے خواب دیکھا اور اپنی ڈائری میں تحریر کیا کہ خاکسار کو انڈونیشیا جماعت کا چارج ملا جو کہ 1977ء میں اس رنگ میں پورا ہوا کہ مکرم امام دین سابق مشنری انچارج انڈونیشیا کی دل کی بیماری کی وجہ سے مکرم وکیل التبشیر صاحب کے ارشاد پر والد صاحب کو مشنری انچارج بنا دیا گیا۔ بچوں کی پیدائش سے قبل بھی آپ کو خوابوں کے ذریعے اطلاع ملی۔

آپ بے حد محبت کرنے والے تھے مگر اظہار کے معاملے میں ذرا محتاط تھے اور طبیعت میں حیاء اور جھجک تھی۔ جس کی وجہ سے ان سے بے تکلفی کا تعلق پیدا نہیں ہو سکا۔ آپ جماعت کے اندر ہمیشہ اتحاد اور محبت کی فضا دیکھنا چاہتے تھے۔

چنانچہ جہاں جہاں بھی آپ کا بحیثیت مربی یا مشنری تقرر رہا، آپ نے جماعت میں پیار کی فضا کو یقینی بنانے کے لئے تگ و دو کی۔ انڈونیشیا میں مشنری انچارج بننے کے بعد پہلا اہم کام یہ کیا کہ ممبران جماعت ساٹرا جو دو حصوں میں بٹ چکے تھے اور ان میں شدید اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔ اس وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جماعت سے ناراض اور پریشان تھے۔ والد صاحب نے دونوں فریقوں کے حالات سنے، ان کی غلط فہمیاں کا ازالہ کیا اور زیادتی کرنے والے فریق کو نصیحت کی۔ اور دوسروں کو بھی بھائیوں کی خطائیں معاف کرنے کی نصیحت کی۔ اور جماعت میں اتحاد کی یہ فضا جماعت انڈونیشیا کی بے پناہ ترقی کا ذریعہ بنی۔

والد صاحب کھانے میں بے انتہا سادگی پسند تھے۔ صرف وقت پر کھانا دینا ہوتا کیونکہ وقت کی پابندی کو پسند کرتے۔ اگر دو دن بھی لگا تار ایک ہی قسم کا کھانا پیش کیا جاتا تو کبھی اظہار نہ کرتے کہ نیا کیوں نہیں ہے۔ کسی کھانے پر ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کرتے تھے۔ آپ کو غلط بیانی سے نفرت تھی۔ اس لئے آپ رپورٹنگ کے حوالے سے ہمیشہ محتاط انداز اختیار کرتے اور الفاظ کی خوبصورتی اور حاشیہ آرائی کو رپورٹنگ میں ناپسند کرتے۔ ہر رپورٹ محض سچائی اور حقیقت پر مبنی ہوتی۔

اپنی کسی مساعی کا محفل میں اظہار نہ کرتے۔ آپ اپنی جماعتی خدمات کا زیادہ تر نجی محفل میں ذکر نہ کرتے اور نہ اپنی ذات کی تعریف اور توصیف کا شوق تھا۔ گھر کے باہر نام کی تختی سے چوہدری کا لفظ ختم کروا دیا۔

کثرت سے بزرگان سلسلہ اور ان کی اولاد کو بذریعہ خطوط اپنے انجام بخیر ہونے کی دعا کی درخواست کرتے۔ بشریت کے تقاضے پورے کرتے ہوئے آپ نے اپنے مولیٰ سے حد درجہ پیار کرتے ہوئے اسے ہر حال میں راضی رکھنے کی کوشش کی۔ وفات سے قبل مخلوق خدا کی بھلائی کے لئے عطیہ چشم بھی دے دیا۔

وفات کے وقت آپ کے چہرے پر جو سکون اور بے پناہ حسن کی جھلک تھی اس سے تو دل یہی گواہی دیتا ہے کہ خدا نے آپ کی خواہش کو پورا کر دیا۔ آپ کے ساتھ پیار کا سلوک کیا۔ کسی لمبی بیماری کی اذیت سے بچایا۔ ہر قسم کی محتاجی سے محفوظ رکھا اور آپ کا انجام بخیر کیا۔

آپ کی وفات کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

”چوہدری محمود احمد چیمہ جو ہمارے بڑے پرانے مربی سلسلہ تھے۔ 14 جولائی 2009ء کو وفات پا گئے ہیں۔ بڑے نیک، مخلص، باوفا اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے فدائی واقف زندگی تھے۔ ان کی طبیعت میں بڑی سادگی تھی۔ خلافت سے انتہائی وفا کا تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی نیکیاں ان کی نسلوں تک جاری رکھے۔ آمین“

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے، مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور مقربین میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کی نسل کو آپ کی خوبیوں کا وارث بنائے۔ (آمین)

مرسلہ: قیادت تربیت مجلس انصار اللہ پاکستان

نماز کی لذت اور محبت

مجھے بیت الذکر لے جاؤ

1910ء میں گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو جو چوٹ آئی تھی۔ گو بظاہر تو عرصہ چھ ماہ کے بعد اس سے آرام آ گیا تھا۔ مگر وہ تکلیف بکلی رفع نہیں ہوئی تھی۔ آنکھ کے قریب ناسور باقی رہ گیا تھا۔ جس کے باعث تھوڑا سا کام کرنے سے بھی بعض اوقات آپ تھکاوٹ اور ضعف محسوس کرنے لگتے تھے اخبار ”بدر“ لکھتا ہے۔

”یکم اپریل 1913ء کی شام (۔) اقصیٰ میں اچانک حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو درس دیتے ہوئے ضعف جسمی ہو گیا۔ بیٹھ گئے پھر لیٹ گئے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہو گئے۔ چلنے کی قوت نہ رہی، چارپائی پر اٹھا کر لائے۔ مگر راستہ میں جب (بیت) مبارک کے پاس پہنچے تو فرمایا مجھے گھر نہ لے جاؤ (بیت) میں لے جاؤ۔ بشکل تمام (بیت) کی چھت پر پہنچ کر نماز مغرب پڑھی کچھ دوائیں مقوی استعمال کی گئیں باوجود اس تکلیف کے بعد نماز مغرب ایک رکوع کا درس دیا۔ پھر چارپائی پر اٹھا کر گھر پر لائے، رات کو افاقہ ہوا صبح کو پھر درس دیا اور بیماروں کو دیکھا۔ ڈاکٹر صاحب کی رائے ہے کہ یکم اپریل سے اول شب میں کثرت پیشاب کے سبب یہ دورہ ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مکرم محسن مرشد کو دیر تک سلامتی و عافیت سے رکھے۔ آمین۔ اب بالکل آرام ہے۔“

(حیات نور صفحہ 618)

لذت نماز

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

”ایک شخص نماز پڑھتا ہے اور اسے لذت نہیں ملتی تو اس کو سوچنا چاہئے کہ یہ بھی خدا کا فضل ہے کہ میں نے نماز تو پڑھ لی۔ دوسرا اس سے اعلیٰ ہے وہ نماز سمجھ کر پڑھتا ہے۔ مگر دنیاوی خیالات نماز میں بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اس کو بھی خوش ہونا چاہئے کہ سمجھ کر تو نماز پڑھنی نصیب ہوئی۔ تیسرا لذت بھی پاتا ہے اس کو بھی خوش ہونا چاہئے۔ اس طرح انسان ترقی کر سکتا ہے، شکر کرنے سے بھی ترقی ہوتی ہے اگر پہلے ہی نماز کو اس خیال سے کہ لذت نہیں ملتی کوئی چھوڑ دے تو وہ کیا ترقی کرے گا۔“

(حیات نور صفحہ 519)

نماز رہ جانے پر حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب کی قلبی کیفیت

جن دنوں آپ حضرت شاہ عبدالغنی سے تعلیم پا رہے تھے۔ ایک روز ظہر کی نماز جماعت سے آپ کو نہ مل سکی۔ اس کا آپ کو اس قدر رنج اور قلق ہوا کہ آپ نے خیال کیا کہ یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ قابل بخشش ہی نہیں، خوف کے مارے آپ کا رنگ پیلا پڑ گیا۔ مسجد کے اندر داخل ہونے سے بھی ڈر محسوس ہونے لگا۔ وہاں ایک باب الرحمت ہے۔ اس پر لکھا ہوا تھا کہ ...... اس آیت کو پڑھ کر آپ کو تسلی ہوئی اور آپ مسجد میں داخل ہو گئے۔ منبر نبوی اور حجرہ شریف کے درمیان نماز شروع کی۔ رکوع میں پہنچے تو بڑے زور سے یہ خیال دل میں پیدا ہوا کہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ ”...... اور جنت تو وہ مقام ہے۔ جہاں جو التجا کی جاتی ہے وہ مل جاتی ہے۔ پس آپ نے دعا کی کہ یا اللہ میرا قصور معاف کیا جائے۔“

(از حیات نور صفحہ 60)

حضرت مصلح موعود کی محبت نماز

سیدنا حضرت مصلح موعود اپنی عمر کے گیارہویں سال میں کئے گئے ایک عہد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

1900ء میں جب میری عمر گیارہ سال کی تھی خدا تعالیٰ پر میرا سماعی ایمان علمی ایمان میں تبدیل ہو گیا۔ اور ایک دن میں نے ضحیٰ کے وقت حضرت مسیح موعود کا جبہ پہنا اپنی کوٹھری کا دروازہ بند کیا اور ایک کپڑا بچھا کر نماز پڑھنی شروع کر دی اور میں اس میں خوب رویا خوب رویا اور اقرار کیا کہ اب نماز کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ اس اقرار کے بعد میں نے کبھی نماز نہیں چھوڑی۔

(سوانح فضل عمر جلد اول ص 97 از حضرت مرزا طاہر احمد فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ 1975ء طبع اول)

امریکی ایوان نمائندگان کی پہلی خاتون رکن

7 نومبر 1916ء کو امریکا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کوئی خاتون ایوان نمائندگان کی رکن منتخب ہونے میں کامیاب ہوئی۔ اس خاتون کا نام مس جینٹ رینکنس تھا مس جینٹ امریکی ریاست مونٹانا سے ایوان نمائندگان کی رکن منتخب ہوئی تھیں۔

ف-فاروق

میرے پڑدادا حضرت میاں پیر محمد صاحب

رفیق حضرت مسیح موعود کا ذکر خیر

1889ء میں قادیان کی گمنام بستی سے اٹھنے والی حضرت مسیح موعود کی آواز سے بے شمار سعید فطرت روحوں نے فیض حاصل کیا اور روحانی برکات سے حصہ پایا۔ان میں سے ایک ہمارے خاندان کے بزرگ حضرت میاں پیر محمد بھی تھے۔ جو 1898ء میں قادیان تشریف لے گئے اور حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ان کے اس احسان عظیم کی بدولت ہم احمدیت کی نایاب دولت کے وارث بنے۔1903ء میں آپ دوبارہ اپنے والد صاحب حضرت میاں امام الدین صاحب اور دو بھائیوں حضرت میاں نور محمد صاحب اور حضرت میاں محمد اسحق صاحب کے ساتھ قادیان تشریف لے گئے اور باقی افراد خانہ کے ساتھ بیعت کا شرف حاصل کیا۔ 3 جولائی 1903ء کے اخبار البدر میں بیعت کرنے کا یہ ریکارڈ موجود ہے۔

حضرت میاں پیر محمد صاحب کا ذکر خیر کرنے سے پہلے آپ کے والد صاحب حضرت میاں امام الدین رفیق حضرت مسیح موعود کا کچھ ذکر خیر درج ذیل ہے۔ آپ کی تاریخ پیدائش 1840ء کے لگ بھگ کی ہے۔ پیرکوٹ ثانی ضلع حافظ آباد کے رہائشی تھے۔1904ء میں آپ کی وفات ہوئی اور پیرکوٹ و دیگر دیہاتوں کے مشترکہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔ آپ بدرسوم اور بدعات کے سخت مخالف تھے۔ اپنے علاقہ میں بڑے باعزت، پُروقار اور دیانت دار بزرگ مشہور تھے۔لوگ اپنی امانتیں اکثر آپ کے پاس رکھواتے تھے۔ بے حد جفاکش اور محنتی تھے۔ بیعت کرنے کے بعد جلد ہی آپ کی وفات ہوگئی تھی اور قادیان میں بھی زیادہ وقت نہیں رہے۔اس لئے آپ کی زیادہ روایات نہیں ملتیں۔ مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے اپنی کتاب حیات قدسی میں موضع پیرکوٹ کے رفقاء میں آپ کا ذکر فرمایا ہے۔

مولانا غلام رسول راجیکی صاحب سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ پیرکوٹ گیا بھرپور جوان اور طاقتور تھا۔ میں نے علاقہ کے نوجوانوں سے کلائی پکڑنے کا مقابلہ کیا۔ ایک ایک کر کے سارے نوجوان یہ مقابلہ ہارتے گئے۔ ایک خاموش طبع نوجوان یہ سارا منظر چپ کر کے دیکھتے رہے انہوں نے محسوس کیا کہ علاقے کی عزت کا سوال ہے۔ علاقے کی عظمت کا تقاضا ہے کہ میں بھی اٹھوں اور مقابلہ کروں۔ چنانچہ وہ اٹھے اور میرے ساتھ کلائی پکڑنے کا مقابلہ کیا۔ میں ان سے اپنی کلائی نہ چھڑوا سکا۔ یہ نوجوان حضرت میاں امام الدین صاحب تھے۔

اب حضرت میاں پیر محمد صاحب کے بارے میں ذکر کرتی ہوں۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا معین پتہ نہیں چل سکا ایک اندازے کے مطابق آپ کی پیدائش 1889ء کے لگ بھگ کی ہے۔ بنیادی طور پر آپ ناخواندہ تھے۔ حضرت مولوی جلال الدین صاحب خسر حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب سے آپ نے قرآن کریم ناظرہ پڑھا۔ انہیں سے چند الفاظ اردو کے سیکھے۔ ان چند سیکھے ہوئے اردو الفاظ کی مدد سے آپ نے اپنی استعداد کو اتنا بڑھا لیا کہ حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ رواں کرنے لگ گئے۔ اسی مطالعہ کتب کی برکت کی وجہ سے آپ بہت اچھی اور لمبی تقریریں کر لیتے۔ عیسائی پادریوں سے بے دھڑک مناظرے کر لیتے۔ بارہا آپ کو خطبہ جمعہ دینے کے مواقع حاصل ہوئے۔ نمازوں کے بے حد پابند اور تہجد گزار تھے۔ خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری اور الحاح سے اپنی مناجات کو پیش کرتے۔ آپ کے ایک عزیز کو آپ کے ساتھ ایک رات گزارنے کا موقع ملا۔ وہ بتاتے ہیں کہ آدھی رات کو میری آنکھ کسی کے رونے اور گڑگڑانے سے کھلی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میاں جی خدا تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزی اور گریہ وزاری سے سربسجود ہیں۔

آپ کاشت کاری کرتے تھے۔ اکثر نفل ادا کر کے کھیتوں میں جاتے اور رزق حلال کمانے کی تگ و دو کرتے۔ اپنی اولاد کو بھی خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کی تلقین کرتے اور ان کی نیک تربیت کی۔ آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے میاں محمد اسماعیل صاحب سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میاں جی نے مجھے کھیتوں میں ہل چلانے کے لئے بھیجا اور تاکید کی کہ کام شروع کرنے سے قبل نفل ضرور ادا کر لینا۔ میں نے نفل ادا کئے بغیر کام شروع کیا تو ہل ٹوٹ گیا۔ یوں ذکر الٰہی کی برکت میرے دل میں جاگزیں ہوئی۔ یہ ذکر الٰہی ہی کی برکت تھی جس کی بنا پر خدا تعالیٰ آپ کے کام میں برکت ڈال دیتا۔ آپ کے پاس چار یا پانچ ایکڑ زمین تھی جس پر تین خاندانوں کی گزر بسر ہوتی تھی۔ علاقہ کے باقی کاشت کار حیران ہوتے تھے کہ ہمارے مقابلہ میں ان کی کاشت بہت کم ہوتی ہے اس کے باوجود ان کی فصل ہر سال ہم سے اچھی ہوتی ہے اور آمدنی زیادہ ہو جاتی ہے۔ یہ صرف اور صرف ذکر الٰہی کی برکت کی وجہ سے تھا۔

آپ پُرحکمت اور دانا تھے۔ جب کوئی برا کام یا بری بات کرتا تو بالکل واضح طور پر نہ کہتے کہ یہ بری بات ہے نہ کرو۔ بلکہ نہایت حکمت سے فلسفہ کے رنگ میں اس بری بات کے نقصانات بیان کرتے اور بتاتے کہ یہ بات ان وجوہات کی وجہ سے بری ہے اس لئے یہ نہیں کرنی چاہئے۔

آپ بہت دعا گو، نڈر، بے باک اور پرجوش داعی الی اللہ تھے دور دور کے علاقوں میں چلے جاتے اور بے دھڑک دعوت الی اللہ کرتے۔ ایک مرتبہ آپ اپنے ننھیالی گاؤں تہاروکی (ضلع گوجرانوالہ) دعوت الی اللہ کی غرض سے گئے۔ وہاں مخالفین نے آپ کو اس قدر مارا کہ آپ بیہوش ہو گئے وہ آپ کو ایک تالاب کے کنارے پھینک کر چلے گئے۔ جب آپ کو ہوش آیا تو واپس اپنے گاؤں آنے کی بجائے دوبارہ انہی کی طرف دعوت الی اللہ کرنے کے لئے چل دئے اور ذرا خوف محسوس نہ کیا۔ آپ صاحب کشف والہام تھے اکثر سچی خوابیں اور رویاء دیکھتے تھے۔ جب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات ہوئی تو آپ تک ابھی یہ خبر نہ پہنچی تھی۔ آپ نے صبح اٹھ کر اہل خانہ کو بتایا کہ رات کو دعا کرتے ہوئے میری زبان پر یہ الفاظ نازل ہوئے کہ

یَا دَاوٗدَ ....اور ساتھ ہی میرے دل میں یہ ڈالا گیا ہے کہ داؤد سے مراد حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ہیں۔ اور اس کے ساتھ یہی منظر دیکھ رہا ہوں کہ خلافت کا انتخاب ہو رہا ہے اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفہ بن رہے ہیں۔ آپ کو حضور کی وفات کی خبر دی گئی چنانچہ آپ ربوہ آئے اور انتخاب خلافت میں شریک ہوئے اور خلیفہ ثانی کے جنازہ میں بھی شرکت کی۔ یوں آپ کی یہ رویا بعینہ پوری ہوئی۔ یہ ایک حیرت انگیز واقعہ ہے کیونکہ یہی الہام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو بھی ہوا تھا۔

اسی طرح پیرکوٹ کے ایک رہائشی ملک عطاء اللہ نے بیت الذکر کے سامنے اپنا گھر تعمیر کروانے کی غرض سے کچی اینٹیں اتروائیں۔ جب آپ نماز کے لئے تشریف لائے تو ان سے کہا کہ عطاء اللہ میں نے خواب میں یہاں پکے مکان تعمیر شدہ دیکھے ہیں اور تم نے کچی اینٹیں اتروائی ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ میاں جی میری تو اتنی استطاعت ہی نہیں۔ بہرحال وہ بتاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ایسے سامان مہیا فرمائے کہ میرا مکان پکی اینٹوں اور سیمنٹ سے تعمیر ہوا۔ یوں خدا تعالیٰ نے آپ کی خواب کو سچ کر دکھایا۔

حضرت میاں پیر محمد صاحب بہت دعا گو بزرگ تھے اور خدا تعالیٰ ان سے اپنی خاص شفقت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کی دعاؤں کو قبول بھی فرماتا تھا۔

آپ کے بیٹے محمد عبداللہ صاحب پیرکوٹی واقف زندگی ایک مقدمہ میں دیگر واقفین زندگی کے ساتھ گرفتار ہوئے۔ ان کے ساتھ ایک غیر از جماعت منشی بھی تھا جب اس کو پتہ چلا کہ آپ کے والد ایک دعا گو بزرگ ہیں اس نے آپ کو آزمانے کے لئے آپ کے بیٹے سے کہا کہ ان سے کہو کہ میرے لئے اولاد نرینہ کی دعا کریں۔ چنانچہ میاں جی نے ان کے لئے دعا کی اور خدا تعالیٰ نے پیار بھرا سلوک کرتے ہوئے آپ کی دعا کو قبولیت کا شرف عطا فرمایا اور اس منشی کو اولاد نرینہ عطا فرمائی۔

اسی طرح آپ کے چھوٹے بیٹے مولوی سلطان احمد پیرکوٹی مدرسہ احمدیہ میں زیر تعلیم تھے۔ امتحان میں ایک لازمی مضمون کا پرچہ ایسا ہوا کہ ان کو کامیابی کی کوئی امید نہ رہی۔ اور اس لازمی مضمون میں ناکام ہونے کا نتیجہ سارے امتحان میں فیل ہو جانا تھا۔ وہ اپنے والد صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ ابا جان میں کل کا پرچہ دینے نہیں جاؤں گا اور ساتھ ہی اس کی وجہ بتائی۔ آپ نے ان سے کہا کہ میں دعا کروں گا تم نے پرچہ دینے ضرور جانا ہے۔ چنانچہ آپ نے ان کی کامیابی کے لئے دعائیں شروع کر دیں۔ اب ہوا یوں کہ مولوی صاحب کا جو خراب پرچہ ہوا اس میں ان کے حاصل کردہ نمبر 25 تھے اور پرچے میں وہ فیل تھے۔ ممتحن نے نمبر ٹوٹل کرتے ہوئے غلطی سے 25 نمبر کی بجائے 52 نمبر دے دیئے یوں آپ امتحان میں کامیاب قرار پائے۔ بعد میں آپ نے محنت کی اور اگلے امتحان میں نمایاں نمبر حاصل کئے۔ اس بات کا پتہ یوں چلا کہ بعد میں جب تمام پرچہ جات کی پڑتال کی گئی تو وہ کمزور پرچہ بھی سامنے آیا چونکہ آپ نے اگلے امتحانوں میں نمایاں کامیابی حاصل کی تھی لہٰذا اس بنا پر آپ کو اس درجہ میں برقرار رکھا گیا۔

خاندان کے بچوں کی تربیت کا درد آپ کے دل میں بہت زیادہ تھا۔ اسی غرض سے آپ نے ایک مکان قادیان میں بھی خریدا۔ جہاں خاندان کے بچے رہ کر تعلیم حاصل کرتے رہے۔ محدود آمدنی میں دو جگہ گھروں کو چلانا صرف اور صرف

بچوں کی نیک تربیت کی ہی خاطر تھا۔

آپ بے حد متوکل علی اللہ انسان تھے۔خدا تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں اور پانچ بیٹیوں سے نوازا۔ والد صاحب کی وفات کے بعد اپنے بہن بھائیوں کی ذمہ داری بھی آپ پر تھی۔کمر توڑ اخراجات سے آپ بااحسن طریق سے نبرد آزما ہوئے۔لیکن کبھی بھی اپنی مشکلات کا کسی سے ذکر نہ کرتے بلکہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے آستانے پر جھکتے اور اسی سے ہر چیز طلب کی۔اس رحیم وکریم خدا نے بھی کبھی آپ کو تنہا نہیں چھوڑا اور آپ کو وہ سب مہیا کیا جس کی آپ کو ضرورت تھی۔آج خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ کی نسل کے افراد دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور خدا نے ان کو دین ودنیا کی حسنات سے نوازا ہے۔تمام اولاد مختلف جگہوں پر مختلف حیثیتوں سے کسی نہ کسی دینی خدمت میں مصروف ہے۔آپ کی نسل میں بہت سے افراد وقف زندگی اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔خدا تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں دیں۔سب سے بڑے بیٹے میاں محمد اسماعیل صاحب پیرکوٹی تھے۔ بہت نیک اور متقی انسان تھے۔نمازوں کے پابند اور تہجد گزار تھے۔کثرت سے تلاوت قرآن کریم اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود کرتے۔بڑھاپے میں ضعف کے باوجود بیت الذکر میں جا کر باجماعت نمازیں ادا کرتے۔بوجہ موصی ہونے کے آپ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں دوسرے بیٹے مولوی محمد عبداللہ صاحب پیرکوٹی (واقف زندگی) تھے۔آپ بھی نہایت متقی اور عبادت گزار تھے۔ تمام زندگی جماعتی خدمات میں گزری۔آپ بھی بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔آپ کے تیسرے بیٹے مولوی سلطان احمد پیرکوٹی تھے۔آپ بھی بفضل خدا واقف زندگی تھے تمام زندگی دین کی خدمت میں گزری۔آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ لمبا عرصہ کام کیا۔ان کے زودنویس تھے۔ نائب ایڈیٹر الفضل بھی رہے۔متعدد کتابوں کے مصنف تھے۔جماعت کے معروف بزرگ تھے۔ آپ بھی بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔

حضرت میاں پیر محمد صاحب کی وفات 7 نومبر 1972ء کو ربوہ میں ہوئی۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری صاحب نے دعا کروائی۔بوجہ موصی ہونے کے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات بلند سے بلند تر چلا جائے ہمیں ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اولاد کے حق میں ان کی کی گئی تمام دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے ہمیں دین ودنیا کی حسنات سے نوازے۔(آمین)

مکرم فضل الرحمٰن ناصر صاحب

جراثیم کے مضر اثرات سے بچنے کے لئے احتیاطیں

ظاہری آنکھ سے نظر نہ آنے والی ایک خاص قسم کی مخلوق جسے جراثیم کہا جاتا ہے۔اس کی بعض خطرناک اقسام بنی نوع انسان میں کئی طرح کی بیماریاں پھیلانے کا موجب بنتی ہیں۔ان کے مضر اثرات سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے کئی طرح کی احتیاطوں کی ضرورت ہوتی ہے اور بے احتیاطی کے نتیجہ میں ایک انسان سے دوسرے انسان میں یہ بیماریاں پھیلتی چلی جاتی ہیں اور بعض اوقات یہ جراثیم اس قدر خطرناک طریق پر حملہ کرتے ہیں کہ کئی لاکھ انسانوں کی صف لپیٹ دیتے ہیں۔

ان خطرناک جراثیم کے مضر اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے ارشادات میں واضح ہدایات اور احتیاطوں کا ذکر ملتا ہے۔دنیوی علوم کے ماہرین جراثیم کی دریافت سترھویں صدی کی دریافت بتلاتے ہیں۔اس مضمون پر بڑی بڑی تحقیقات (research) ہوئیں،یہ تحقیقات مسلسل جاری ہیں اس سلسلہ میں درج ذیل ویب سائٹ پر کافی تفصیلی معلومات ملتی ہیں۔

www.ucmp.berkeley.edu

جراثیم کیا ہیں۔اس کی ایک سادہ اور عام فہم تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

”تاریکی اور گندگی کی پیداوار چھوٹے چھوٹے نظر نہ آسکنے والے یہ جنات جنہیں ہم جراثیم کہتے ہیں انسان کی اکثر بیماریوں کے براہ راست ذمہ دار ہیں۔چھوٹے اس قدر کہ ایک قطرہ پانی میں ایک ارب کے لگ بھگ سما جاتے ہیں اور ہلکے اتنے کہ بیس ارب کا وزن ایک خشخاش کے دانہ سے زیادہ نہیں ہوتا۔خالی آنکھ سے دکھائی دینے کا تو سوال ہی نہیں ہاں ایسی خوردبینوں کی مدد سے نظر آجاتے ہیں جو ان کو ہزار گنا بڑا کر کے دکھائیں،اختصار کا تو یہ عالم ہے۔اس پر فتنہ پردازی دیکھئے کہ اپنی ہلاکت آفرینی سے چند دنوں یا ہفتوں میں بڑی بڑی قوموں کی صف لپیٹ دیتے ہیں۔مریضوں کا فضلہ،آنکھوں کی میل،پھوڑے کی پیپ،نزلہ کا پانی،چھاتی کا بلغم ان کی ان گنت فوجوں سے اٹا پڑا ہوتا ہے۔ان جنات کے خلاف سب سے بڑے تعویذ پاکیزگی،تازہ کھلی ہوا اور دھوپ ہے۔

(ورزش کے زینے صفحہ 164 ناشر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان طبع چہارم مارچ 2000ء)

لوگوں نے جراثیم کے متعلق علم رسول اللہ ﷺ سے حاصل کیا اور پھر اس کو آگے منتقل کرتے چلے گئے چنانچہ حضرت مصلح موعود لکھتے ہیں۔

جراثیم کا علم موجودہ زمانہ کی طبی تحقیق کا بہترین نچوڑ سمجھا جاتا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس سے پہلے دنیا کو جراثیم کا علم نہیں تھا لیکن ایک یورپین مصنف نے اپنی ایک کتاب میں اس بات پر بحث کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ یہ بات قطعی طور پر غلط ہے کہ جراثیم کا علم دنیا میں پہلے موجود نہیں تھا وہ مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ انہوں نے اس علم کی تحقیق کی اور تحقیق کرتے کرتے اس کی آخری حد تک پہنچ گئے مگر چونکہ ان کے پاس خوردبین نہیں تھی اس لئے وہ نام نہیں رکھ سکے ورنہ سب کیفیتیں جو جراثیم کے متعلق ہماری طرف سے پیش کی جاتی ہیں انہوں نے دریافت کرلی تھیں۔

(تفسیر کبیر جلد نہم صفحہ 527 نظارت اشاعت ربوہ)

وہ احادیث جن میں جراثیم کے متعلق اشارے اور ان سے بچنے کے لئے بعض احتیاطوں کا ذکر ملتا ہے ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

حضرت ابوہریرۃؓ بیان فرماتے ہیں کہ بعض اوقات وہ رسول اللہ ﷺ کے لئے وضو کا برتن یا اور کسی ضروری چیز کے اٹھانے کے لئے ساتھ جاتے تھے ایک دفعہ اسی طرح جبکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے تو آپ ﷺ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا کہ حضور میں ابوہریرہ۔آپ ﷺ نے فرمایا میرے لئے صفائی کرنے کے لئے پتھر لے آؤ لیکن ہڈی یا گوبر نہ لانا چنانچہ میں اپنے کپڑے کے ایک پہلو میں کچھ پتھر اٹھا لایا۔ یہاں تک کہ میں وہ پتھر آپ کے ایک طرف رکھ کے پیچھے ہٹ گیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو میں آپ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ نے ہڈی اور گوبر سے منع فرمایا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دونوں جنوں کی خوراک ہیں۔

(بخاری کتاب المناقب باب ذکر الجن)

اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بیان فرماتے ہیں۔

حضور ﷺ بعض دفعہ ایک ایسی بات بیان فرماتے ہیں جو کسی انسان کے تصور میں بھی نہیں ہوتی مگر بعد میں خدا تعالیٰ یہ ثابت فرما دیتا ہے کہ سائنسی اعتبار سے وہی بات درست تھی اور ان باتوں کے اندر بعض عظیم الشان انکشافات ہوتے ہیں مثلاً آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہڈی سے استنجا نہ کرو کیونکہ یہ جنوں کی خوراک ہے اور انسان کو ہڈی سے استنجا کرنے سے نقصان پہنچ سکتا ہے علماء نے چونکہ ”جن“ کے کوئی اور ہی تصور بنائے ہوئے تھے اس لئے وہ یہ سمجھے کہ سچ مچ وہ جن جو ہڈیوں پر بیٹھے ہوتے ہیں اور استنجا کے وقت چڑھتے ہیں انسان کو۔اگر رسول ﷺ کے ذہن میں کوئی ایسا ویسا جن ہوتا تو یہ تو نہ فرماتے کہ استنجا نہ کرو۔آپ ﷺ تو یہ فرماتے کہ ہڈی کے پاس سے بھی نہ گزرو،وہ جن صرف استنجا کا انتظار کرتا ہے کہ وہ کرے تو میں اس پر چڑھوں۔چنانچہ عیسائی سائنسدانوں نے یہ بات دریافت کی۔”جن“ کی ایک قسم بیکٹیریا (Bacteria) ہے یعنی جراثیم ہیں جو آنکھوں سے نظر نہیں آتے اور ہڈی کو جراثیم ہی چمٹے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ ایسے جراثیم نہیں ہوتے کہ پاس سے گزرنے والوں کو چمٹ جائیں بلکہ جب ہڈی کے ساتھ جسم مس کرے تو انسان کی جلد میں چلے جائیں تو نقصان پہنچاتے ہیں ورنہ نہیں پہنچاتے۔

(مجلس سوال وجواب منعقدہ 8 اکتوبر 1983ء)

رسول اکرم ﷺ نے جراثیم کے مضر اثرات کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے ایک اور اہم نصیحت یہ فرمائی کہ کسی بھی ٹوٹے ہوئے کنارے والے برتن کو کھانے پینے کے لئے استعمال نہ کیا جائے اور نہ ہی کھانے پینے والے برتن میں پھونک ماری جائے۔کیونکہ اس سے ایک آدمی کے جراثیم دوسرے آدمی میں منتقل ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

حضرت ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ نے شکستہ پیالے میں پینے سے منع فرمایا نیز اس بات سے بھی منع فرمایا کہ پینے والے پانی میں پھونک ماری جائے۔

(ابوداؤد کتاب الاشربۃ باب فی الشرب من ثلمۃ القدح)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔

رسول اکرم ﷺ نے مشکیزہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

(بخاری کتاب الاشربۃ باب الشرب من السقاء)

کیونکہ جب ایک شخص پانی کے برتن سے منہ لگا کر پانی پیتا ہے تو اس کا لعاب برتن کے منہ پر لگ جاتا ہے اور جب دوسرا شخص اس برتن سے پانی پیئے گا تو وہ جراثیم جو پہلے شخص کے لعاب نے برتن پر چھوڑے تھے وہ اس کو منتقل ہو جائیں گے۔ ممکن ہے کہ یہ جراثیم دوسرے شخص کو بیمار کر دیں آجکل کی معروف مہلک بیماریاں مثلاً Hepatitis، Herpes وغیرہ لعاب کے ذریعہ بھی ایک سے دوسرے کو منتقل ہوتی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن میں پانچ دفعہ نمازوں کے ساتھ وضو کے ذریعہ ہاتھ، پاؤں، منہ، دانت، کان اور ناک وغیرہ صاف کرنے کا حکم دیا۔نیز منہ اور دانتوں کی صفائی کے لئے دن میں متعدد بار مسواک کی سنت رائج کی۔پیشاب پاخانہ کے بعد پانی سے صفائی کی سنت قائم فرمائی۔صبح بیدار ہوتے ہی ہاتھ اچھی طرح دھوئے بغیر کسی برتن میں ہاتھ ڈالنے سے منع فرمایا۔کسی طرح کی چکنائی والی چیز مثلاً دودھ وغیرہ پینے کے بعد منہ کو اچھی طرح صفائی کے لئے کلی کا حکم دیا۔ہر جمعہ کو نہا دھو کر صاف ستھرے کپڑے پہن کر خوشبو لگانے کی ہدایت دی۔جنابت اور حیض ونفاس کی حالتوں میں نہانے دھونے کے طریق بتائے تاکہ ہر طرح کی جسمانی طہارت کی عادت ڈالی جائے۔ صفائی ستھرائی کے کاموں میں دائیں اور بائیں ہاتھ کا فرق رکھا تاکہ دایاں ہاتھ ہر طرح کے مضر جراثیم سے پاک رہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

20/اپریل 2012ء

5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	جاپانی سروس
6:00 am	گفتگو پروگرام
6:35 am	لقاء مع العرب
7:50 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:10 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
10:00 am	لجنہ اماء اللہ جرمنی اجتماع 2011ء
11:05 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	گفتگو پروگرام
12:15 pm	گلشن وقف نو
1:25 pm	سرائیکی سروس
2:10 pm	راہ ہدیٰ
3:45 pm	انڈونیشین سروس
5:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
6:10 pm	تلاوت قرآن کریم
6:25 pm	درس حدیث
6:45 pm	میدان عمل کی کہانی
7:25 pm	بنگلہ سروس
8:25 pm	ریئل ٹاک
9:30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20/اپریل 2012ء
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ

21/اپریل 2012ء

12:30 am	یسرنا القرآن
1:00 am	فقہی مسائل
1:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20/اپریل 2012ء
3:00 am	ان سائیٹ
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6:00 am	لقاء مع العرب
7:10 am	فقہی مسائل
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20/اپریل 2012ء
8:55 am	سیرت صحابیات ﷺ
9:25 am	راہ ہدیٰ
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:35 am	الترتیل
12:00 pm	مجلس انصار اللہ یوکے اجتماع 2008ء
1:05 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سٹوری ٹائم۔بچوں کیلئے دینی کہانیاں
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20/اپریل 2012ء
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	سٹوری ٹائم۔بچوں کیلئے دینی کہانیاں
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن LIVE
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	حمدیہ مجلس
9:00 pm	راہ ہدیٰ LIVE
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	مجلس انصار اللہ یوکے اجتماع

22/اپریل 2012ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 am	راہ ہدیٰ
3:35 am	سٹوری ٹائم۔بچوں کیلئے دینی کہانیاں
3:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20/اپریل 2012ء
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:50 am	الترتیل
6:20 am	مجلس انصار اللہ یوکے اجتماع 2008ء
7:30 am	سٹوری ٹائم۔بچوں کیلئے دینی کہانیاں
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20/اپریل 2012ء
9:05 am	حمدیہ مجلس
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:25 am	یسرنا القرآن
11:55 am	گلشن وقف نو
12:55 pm	فیتھ میٹرز
1:55 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سپینش سروس
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20/اپریل 2012ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	گلشن وقف نو
9:05 pm	روحانی خزائن کوئز
9:35 pm	مسلم سائنسدان
9:50 pm	کڈز ٹائم
10:25 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm	گلشن وقف نو

23/اپریل 2012ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:35 am	Quebec Winter Carnival
2:20 am	اسلام کے مطابق زندگی کا مقصد
2:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20/اپریل 2012ء
4:05 am	سوال و جواب
5:10 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	یسرنا القرآن
6:10 am	گلشن وقف نو
7:10 am	Quebec Winter Carnival
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20/اپریل 2012ء
8:55 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	دورہ حضور انور
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
2:00 pm	فرنچ سروس
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	الترتیل
5:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جولائی 2006ء
7:10 pm	بنگلہ سروس
8:10 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	دورہ حضور انور

24/اپریل 2012ء

12:15 am	House of Commons Debook
1:20 am	راہ ہدیٰ
2:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جولائی 2006ء
4:05 am	تقاریر جلسہ سالانہ
5:20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:40 am	تلاوت قرآن کریم
5:50 am	ان سائیٹ
6:00 am	الترتیل
6:25 am	دورہ حضور انور
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جولائی 2006ء
8:35 am	تقاریر جلسہ سالانہ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور سیرت النبی ﷺ
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	مجلس انصار اللہ یوکے اجتماع 2008ء
1:00 pm	ان سائیٹ
1:30 pm	وسیع سفید بادلوں کی سرزمین
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سندھی سروس
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	ان سائیٹ
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9:00 pm	گفتگو پروگرام
9:35 pm	وسیع سفید بادلوں کی سرزمین
10:00 pm	عربی سیکھئے
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	مجلس انصار اللہ یوکے اجتماع

اطلاعات و اعلانات

ولادت

۞ مکرم گلزار احمد نگری صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 161 مراد ضلع بہاولپور تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 24 مارچ 2012ء کو خدا تعالیٰ نے خاکسار کو بیٹی عطا کی ہے۔ بچی بابرکت تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام نائلہ گلزار عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالحہ، دین کی خدمت گزار اور والدین کی فرمانبردار بنائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم سید عبدالرحمٰن احمد صاحب استاد نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم سید عبدالشکور ظفر صاحب کو چار ماہ قبل ہارٹ اٹیک ہوا تھا آجکل طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ ان کے دل کے باہر کی جھلی میں Fluid ہے اسی طرح پھیپھڑوں اور گردوں کا نظام بھی بری طرح متاثر ہوا ہے۔ شوگر اور بلڈ پریشر بھی ہے۔ ان کی حالت تکلیف دہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

عجائبات عالم

دنیا کا سب سے
پرانا آباد شہر۔ دمشق

مشرق وسطیٰ کے اہم ملک شام کا دارالحکومت دمشق دنیا کا سب سے پرانا مستقل طور پر آباد شہر کہلاتا ہے۔ سطح سمندر سے 2260فٹ کی بلندی پر واقع اس شہر کے چاروں طرف باغات اور مرغزار ہیں جن کے گرد پہاڑیاں پھیلی ہوئی ہیں۔

دمشق کا ذکر انجیل مقدس میں آیا ہے۔ مورخین کے مطابق دمشق کا قیام معلوم تاریخ سے بھی پہلے عمل میں آیا تھا۔ قدیم تاریخ دان اسے ''مدینۃ القدس'' (پاک بابرکت و پاکیزگی کا شہر) بھی کہتے ہیں۔

دمشق کو 732ق م میں آشوریوں نے تباہ کیا۔ 323ق م میں یہ سکندر اعظم کے ایک جرنیل کے قبضہ میں چلا گیا۔ 64ق م میں اسے سلطنت روما کا حصہ بنا لیا گیا۔ اس شہر پر بازنطینی بھی قابض رہے۔ 635ء میں خلافت فاروقیؓ میں مسلمانوں نے اس پر قبضہ کرلیا۔ 661ء سے 750ء تک دمشق اموی خلفاء کا صدر مقام رہا۔ یہاں صلیبی جنگیں بھی لڑی گئیں۔

1260ء میں اس پر ہلاکو خان نے قبضہ کیا۔ ایک سو سال بعد اسے امیر تیمور نے فتح کیا۔ 1516ء میں عثمانی ترک اس پر قابض ہوئے تو انہوں نے دمشق کو صوبے شام کا دارالخلافہ بنایا۔ 1918ء میں انگریز جنرل ایلن بائی نے اسے ترکوں سے چھینا۔ 1927ء میں فرانسیسی فوجیں اس میں داخل ہو گئیں جس کے بعد دروزوں نے بغاوت کر دی۔ جون 1941ء میں برطانوی اور فرانسیسی فوجیں اس میں داخل ہوگئیں۔

دمشق میں بہت سے قابل دید اور یادگار مقامات ہیں۔ اعظم محل امیر السعد پاشا الاعظم کی رہائش تھا اس کی تعمیر 1749ء اور 1761ء کے دوران ہوئی۔ بیت سینٹ انانیہ۔ قدیم روایات کے مطابق وہ گھر ہے جہاں معجزانہ طور پر حضرت عیسیٰؑ کے حواری سینٹ پال کی بینائی بحال ہوگئی تھی۔ دمشق کی اموی مسجد بھی اہم مقامات میں سے ایک ہے۔ یہ مسجد اس مقام پر تعمیر کی گئی جہاں آج سے چار ہزار سال قبل عظیم آرامی دیوتا کا مندر ہوا کرتا تھا۔ مسجد سلیمانیہ جو کہ ایک شاندار اور تاریخی مسجد ہے 1554ء میں قدیم اسود اور ابیض محل کی بنیادوں پر تعمیر کی گئی۔ اس کے دو مینار اور بڑا گنبد عثمانی فن تعمیر کا بہترین نمونہ ہے۔ دمشق کے ملی عجائب گھر کی عمارت بھی بڑی قدیم ہے اسے 224ء میں تعمیر کیا گیا۔ بارہ سال بعد اسے اہل فارس نے تباہ کر دیا۔ امریکی ماہر آثار قدیمہ نے اس کے ریت میں دبے ہوئے آثار کو دریافت کیا۔ اس عجائب گھر کی سب سے اہم چیز یہودیوں کا مشہور آتش کدہ ہے۔

خبریں

ربوہ سمیت ملک بھر میں لوڈ شیڈنگ کا عذاب جاری

پاور ہاؤسز کو فرنس آئل کی فراہمی قدرے بہتر ہونے سے بجلی کی پیداوار میں 261میگاواٹ کا اضافہ ہوا ہے جس کے بعد شارٹ فال کم ہوکر 4400میگاواٹ پر آ گیا ہے۔ تاہم لوڈ شیڈنگ کا عذاب کم نہ ہوسکا۔ ملک کے تمام شہروں میں 12 سے 14 جبکہ دیہاتوں میں 18 گھنٹے تک لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ ربوہ سمیت مختلف شہروں میں پینے کا پانی نایاب عوام دربدر اور پریشان اور قیمتاً پانی کے حصول میں بھی مشکلات کا سامنا ہے۔

وفاقی کابینہ میں مزید 11 وزیر شامل

وفاقی حکومت نے کابینہ میں 11 نئے وفاقی وزراء اور وزرائے مملکت کا اضافہ کرکے عوام کے کندھوں پر نیا بوجھ ڈال دیا ہے۔ وفاقی کابینہ میں 17ویں بار ردو بدل کیا گیا۔ ایوان صدر میں منعقدہ تقریب کے دوران صدر پاکستان نے 5وفاقی وزراء اور 6وزرائے مملکت سے ان کے عہدوں کا حلف لیا اس وقت کابینہ میں وفاقی وزراء کی تعداد 34اور وزرائے مملکت کی تعداد 14 ہوگئی ہے جبکہ 6معاون خصوصی بھی ہیں۔

ریلوے انتظامیہ کا مختلف ڈویژنوں میں شٹل ٹرینیں چلانے کا فیصلہ

ریلوے انتظامیہ نے اپنی مختلف ڈویژنوں میں چھوٹے فاصلے کا روزانہ سفر کرنے والے ہزاروں مسافروں کی سہولت کیلئے لاہور شہر اور مضافاتی علاقوں کے درمیان شٹل ٹرینیں چلانے کا فیصلہ کیا ہے جس کے پہلے مرحلے میں لاہور اور شاہدرہ کے درمیان شٹل سروس چلانے کی تیاری مکمل کر لی گئی ہے اور اگلے چند دنوں میں اس لوکل روٹ پر دونوں طرف سے دن میں 16 ٹرینیں چلنی شروع ہو جائیں گی جس پر ریلوے کا کم سے کم کرایہ 30 روپے وصول کیا جائے گا۔

بھارت نے پاکستان کو اپنے ملک میں سرمایہ کاری کی اجازت دے دی

بھارت نے پاکستان کو اپنے ملک میں براہ راست سرمایہ کاری کی اجازت دے دی جس کے بعد اب پاکستانی سرمایہ کار بھارت میں کاروبار کرسکیں گے۔ اس سلسلہ میں واہگہ سرحد پر پاک بھارت تجارت کیلئے ایک نیا دروازہ بھی کھول دیا ہے۔

لاپتہ افراد کے بارے چیف جسٹس کے ریمارکس

سپریم کورٹ نے بلوچستان میں اہم مقامات پر سی سی ٹی وی کیمرے نصب کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بازیاب ہونے والے سات لاپتہ افراد میں سے باقی تین افراد کو بھی عدالت میں پیش کیا جائے جبکہ چیف جسٹس آف پاکستان نے کہا کہ قانون نافذ کرنے والے ادارے بلوچستان میں لاپتہ افراد کی بازیابی اور مجرموں کی گرفتاری میں ناکام ہو چکے ہیں۔ ملوث افراد کو گرفتار کیوں نہیں کیا جاتا۔

نعمانی سیرپ
تیزابیت، خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
قائم شدہ 1952ء
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

ربوہ میں طلوع وغروب 16اپریل	
طلوع فجر	4:12
طلوع آفتاب	5:37
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:40

درخواست دعا

مکرم ظہور احمد صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ امۃ الکریم صاحبہ لیکچرار گورنمنٹ کالج اٹک اہلیہ مکرم حمید احمد صاحب کی طبیعت گزشتہ تقریباً ایک ماہ سے ہڈیوں میں کمزوری کی وجہ سے کافی خراب ہے۔ بیماری کا اثر پورے جسم میں پھیل چکا ہے۔ بلیڈنگ زیادہ ہونے کی وجہ سے اٹک کے ہسپتال کے ICU میں داخل ہیں۔ کمزوری دن بدن بڑھتی جارہی ہے اور اکثر غنودگی بھی رہتی ہے۔ حالت تشویشناک ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم لقمان احمد بٹ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا چھوٹا بھائی مکرم عرفان احمد بٹ صاحب سکول ٹیچر ناصر ہائی سکول ملیریا اور ٹائیفائیڈ کی وجہ سے کچھ دن فضل عمر ہسپتال میں داخل رہے۔ بہت کمزوری ہوگئی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو مکمل صحت یاب کرے اور آئندہ ہر بیماری سے دور رکھے۔ آمین

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوزری، جنرل، دالیں اور مصالحہ جات کا مرکز
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227,0332-7057097

FR-10

پہلی بار بین الاقوامی معیار اور جدید سہولیات سے آراستہ ٹیکسی سروس
24 گھنٹے سروس
PRIME EASY CAB
خوشخبری
کار ہر وقت ، سہولت بر وقت
جدید سیکیورٹی سسٹم
تربیت یافتہ ڈرائیور
محفوظ اور آرام دہ سفر کیلئے ابھی

رابطہ کیجئے: (041)111-111-250
PRIME EASY CAB
PRIME LIMOUSINE SERVICES